ہمارا ماضی وحال

ع : بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(از قلم شاعر اسلام لطیف الدین صاحب لطیف ہردوی "منشی کامل" متعلم رحمانیہ دہلی)

گلشن کفر ہوا تھا کبھی ویراں ہم سے
آہ! ہم ہی تھے کبھی مست مئے علم و ہنر
حریت اور مساوات کی تصویر تھے ہم
لوح دل میں تھا فقط خوف خدا کا اک نقش
سرفروشی تھی ہمارے لئے سامانِ حیات

آہ! شیرازۂ باطل تھا پریشاں ہم سے
دیدۂ تنگ زمانہ بھی تھا حیراں ہم سے
جوہر صدق وصفا بھی تھے نمایاں ہم سے
آہ! برپا تھا کبھی دہر میں طوفاں ہم سے
نوتِ شورش باطل تھی پریشاں ہم سے

اپنی حالت پہ نہ کیوں خون کے آنسو رودیں
اب وہ پہلا سا کہاں لطف مساوات بہم
کفر کی یورش پیہم سے ہے خطرہ ہم کو
بغض وپندار وحسد آج ہیں ہم میں پیدا
آج سرمایۂ نازش ہے غلامی ہم کو

آج اسلام ہے افسوس پشیماں ہم سے
آج بیزار ہے ہر ایک مسلماں ہم سے
چھوٹ جائے نہ کہیں دامنِ ایماں ہم سے
ذلت وعار کے ساماں ہیں نمایاں ہم سے
جادۂ منزل مقصود ہے پنہاں ہم سے

خواب غفلت سے اٹھو سوتے رہوگے کب تک؟
کفر کے خرمنِ ہستی میں لگا دیں آتش
حب اخلاص ومساوات ہو ہم میں پیدا
سرکٹائیں رہ حق میں تو ہو یہ مد نظر

آج ایثار کا اسلام ہے خواہاں ہم سے
پھر نثار رہ ملت ہوں دل وجاں ہم سے
مشعل علم وہنر پھر ہو فروزاں ہم سے
رنگ لائیگا کبھی خونِ شہیداں ہم سے

پھونک دیں مردہ دلوں میں نئی اک روح لطیفؔ
کفر کا چاک ہو پھر آج گریباں ہم سے

لطیف ہردوی "منشی کامل"